عرفان کلام:

حسن شناسی کی آفاقی جاذبیت

از حجت الاسلام رجب نژاد
ترجمہ: ڈاکٹر اختر مہدی

میں خدا کا عاشق اور حسن و جمال وزیبائی کا دشمن کیسے ہوسکتا ہوں؟! کیا ایسا نہیں ہے کہ خداوند عالم حسین و جمیل ہے۔

آخر یہ کیسے ممکن ہے کہ میں عبادت خدا تو کروں مگر علم سے دور بھاگوں؟ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ خداوند عالم، عالم ودانا ہے۔

یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ذکر الٰہی تو ہو لیکن عدالت کو قربان کردیا جائے؟ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ خداوند عالم عادل وداد گر ہے۔

آخر خداوند عالم کی عبادت کیسے ممکن ہے جبکہ دل پتھر کا ہو؟ کیا ایسا نہیں ہے کہ خداوند عالم مہربان ہے۔ خوبصورتی چاہے جس شکل میں ہو، قلب آدم پر اپنا قبضہ جمالیتی ہے اور انسان کی روح کو طہارت وپاکیزگی عطا کردیتی ہے۔

حیرت انگیز ترتیب وتنظیم وتناسب کی حامل ہر تخلیق زیبا وخوبصورت ہوتی ہے اور یہ جمال وخوبصورتی کسی معاہدہ وقرار داد کی بنیاد پر نہیں ہوا کرتی بلکہ ایک واقعیت ہے جو اصالت کی حامل ہے۔ پس جن آنکھوں میں خوبصورتی وزیبائی کو دیکھنے کی صلاحیت ہوگی وزیبا کو زیبا ہی دیکھیں گے۔

حسین وجمیل خدا درحقیقت حسن وجمال کا خالق ہے اور یہ چاہتا ہے کہ اس کے بندے بھی زیبا ہوں اور زیبا شناسی کو عزیز رکھتے ہوں اور حسن وجمال کی تخلیق میں بھی سرگرم ہوں کیونکہ انسان کا قلب غیب کا آئینہ ہے لیکن شرط یہ ہے کہ آئینہ دل پر دھول نہ جمی ہوئی ہو۔ خداوند عالم نے حسن وجمال کی طرف کشش کے جذبہ کو انسان کے دل میں پوشیدہ کردیا ہے کیونکہ ہر خوبصورتی کی بنیاد خداوند عالم کی طرف ہی منسوب ہوتی ہے۔ ارشاد خداوندی ہوتا ہے" ...ان الله جميل ، يحب الجمال۔"

اسلامی معاشرہ کوحسن و جمال اور عشق ومحبت سے مالامال ہونا چاہئے ۔اگر تمہیں اپنے معاشرہ میں صفات خداوندی کی جھلک نظر نہ آئے تو سمجھ لو کہ وہ معاشرہ حسن مطلق کی راہ سے منحرف ودور ہوگیا ہے۔

اے خدا! تو نے جمال وخوبصورتی کو ہم لوگوں کے لئے فتنہ و آزمائش کا وسیلہ قرار دیا اور

ہم لوگوں کو یہ حکم دیا کہ ''اے میرے بندو! پرواز کرو

خدا ! تو خود زیبا وجمیل ہے۔

اور حسن و جمال وزیبائی کو دوست رکھتا ہے۔

پھر تیرے بندے حسن و جمال وخوبصورتی سے عشق کیوں نہ کریں؟!

دنیا آیات بینات سے بھری ہوئی ہوتی ہے بشرطیکہ انسان اپنی جمال پسند آنکھوں سے محروم نہ ہوجائے۔ سب سے بڑی او اہم بات فطری جمال بین نگاہوں کا حامل ہونا ہے اگر انسان کو وہ جمال بیں آنکھیں حاصل ہوجائیں تو دنیا انسان سے محبت کرنے لگتی ہے اور زندگی جاوید انسان کو یہ پیغام دیتی ہوئی نظر آتی ہے۔

وہ خدا جس نے ہر چیز کو قوت گویائی عطا کی ہے۔''انطقنا الله الذی انطق کل شئی۔'' وہ اس دنیا کو بھی تیرے لئے گویا بنا دیتا ہے۔ جب پیغمبر کو ہ احد کی طرف دیکھتے تھے تو ارشاد فرماتے تھے 'یہ پہاڑ ہم لوگوں کو دوست رکھتا ہے اور ہم لوگ بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔

"ھذا جبل" یحبنا ویحبه.

جی ہاں ! یہ عاشقانہ عقل وفہم اور زیبا شناس نگاہوں کے حامل پیغمبر اکرمؐ کا کلام ہے اور ان کی محبت کا یہ عالم ہے کہ پہاڑ کے سلسلے میں بھی یہ محبت آمیز جملہ ارشاد فرماتے ہیں۔

یہ کائنات خداوند عالم کی حیرت انگیز طاقت کی علامتوں اور نشانیوں کی ایک نمایشگاہ ہے۔ کائنات زندہ اور زیبا ہے۔ خوبصورتی کائنات کی بنیاد کا جزو لاینفک ہے۔ چونکہ ہم لوگ اس کو برابر دیکھتے رہتے ہیں اسی وجہ سے اس میں خوبصورتی کم محسوس ہوتی ہے۔

قرآن اور خوبصورتی:

قرآن مجید کی نگاہ میں وجود اور فطرت زیبا ہیں اور اور قرآن مجید میں جگہ جگہ پر اس

موضوع کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جس کا تفصیلی طور پر مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔

قرآن عزیز نے کائنات کی خوبصورتی کے عنصر پر بہت زور دیا ہے اور ہمیشہ اس کی اہمیت پر تاکید کی ہے اور اس کو بار بار دہرایا بھی ہے تا کہ انسان اس کی عظمت وفضیلت کے سلسلے میں غافل نہ ہونے پائے اور بالآخر اس خوبصورتی وزیبائی کو دیکھنے سے غافل ومحروم نہ رہ جائے۔

قرآن کبھی فطرت اور کبھی بعض موجودات کی قسم کھاتا ہے۔

خداوند عالم کی مقدس کتاب قرآنی نے کوہ ودریا، ماہ وخورشید، نور وظلمت، شب وروز، طلوع وغروب، بادل، ہوا اور بارش، ندی اور سیلاب... وغیرہ کو زندہ ومتحرک مخلوق کی حیثیت سے پیش کیا ہے۔

تمثیل معانی ومفہوم قرآن درحقیقت قرآن میں خوبصورتی وزیبائی کے مفہوم کی شناخت کے لئے مفید رہنما ہے۔ دینی متون میں کائنات کو نظام احسن کی حیثیت سے پیش کیا گیا ہے۔ قرآن اور کتب روایات میں جمیل، زینت، جمال، تجمّل، حسن، حلیہ، تمتع، زہرہ، وجیہ، زخرف، وجاہت جیسے کلمات اسی معنی ومفہوم میں استعمال کئے گئے ہیں۔ جی ہاں! خداوند مہربان تمام خوبصورتیوں کا خالق اور جملہ دلکش وزیبا مناظر کا تصویر گر ہے قرآن شریف پیغمبر اکرمؐ کا معجزہ جاوید ہے اور اس جاودانگی وہمیشگی خود اسی کو ظاہری وباطنی زیبائی کی مرہون منت ہے۔

خداوند متعال نے ایمان کو انسانوں کے لئے محبوب قرار دیا اور اس کو اس لوگوں کے دلمیں مزین کردیا۔ لکن الله حبیب الیکم الایمان وزینه فی قلوبهم۔' حجرات (آیت ۷)

انا زینا السماء الدنیا بزینة الکواکب، زینا السما الدنیا بمصابیح۔"

روایات اور زیبا شناسی:

اسلام طرفدار خوبصورتی وزیبائی اور پاکیزگی حیات ہے۔ پیغمبر اکرمؐ اور ائمہ معصومینؑ عشق وزیبائی کا مکمل نمونہ ہیں اور ان کی جملہ نقل وحرکت اور رفتار وگفتار سے عشق وحسن کی جھلک محسوس ہوتی ہے۔ چنانچہ ان کو دیکھنے والا ہر شخص ان کا گرویدہ ہوجاتا ہے اور ان کی امامت ونبوت سے قبل ان کے حسن کا دیوانہ ہوجاتا ہے اور یہ فطری امر ہے کہ ان کا کلام بھی حسن وجمال وخوبصورتی کا حامل ہو۔

خوشبو، معطر ہونا، خوشخط ہونا، وسیع ودلکشا مکان، خوبصورت وآراستہ لباس، صفائی، یاقوت، عقیق، فیروزہ کی انگوٹھی، سرمہ لگانا، خضاب کرنا، مسواک کرنا، کنگھی کرنا، آئینہ دیکھنا، وضو کرنا، نماز جماعت میں نظم و تنظیم، شہر آراستہ وزیبا، سالم وآباد معاشرہ کے سلسلے میں روایات میں بار بار کی گئی تاکید وسفارش سے اس حقیقت کی نشاندہی ہوجاتی ہے کہ پیغمبر اکرمؐ کے اہلبیت کا زیبائی اور خوبصورتی سے خصوصی لگاؤ رہا ہے اور اسلام جمال پسند نے افکار وعقائد کا حامل ہے۔

جس وقت حضرت امیر علیہ السلام نے ابن عباس کو خوارج سے گفتگو کرنے کے لئے اپنا سفیر ونمائندہ بنا کر بھیجا تھا اس وقت انھوں نے سب سے اچھا لباس زیب تن کیا، عمدہ قسم کا عطر لگایا اور عمدہ سواری پر بیٹھ کر ان لوگوں کی طرف روانہ ہوئے۔ خوارج نے یہ اعتراض کیا کہ لباس فاخرہ پہن کر کیوں آئے ہو تو ابن عباس نے جواب دیا کہ آخر خداوند عالم نے حسن و زینت کو حلال قرار دیا تھا اس کو کس شخص نے حرام قرار دیدیا ہے۔ "من حرم زينة اله امنى اخرج لبادة الطيبات من الرزق" (اعراف ۴۳)

اس کے علاوہ حضرت امیر المومنین کے ارشادات میں موجود ہے کہ' حسن وجمال وتجمل کو مومنین کے اخلاق کا جز قرار دیا گیا ہے۔

خداوند عالم کے ناموں میں جمال، جمیل اور اجمل بھی شامل ہے۔ پیغمبر اکرمؐ کو کپڑے بہت پسند تھے اور وہ زیادہ تر سفید لباس پسند کرتے تھے۔ سبز رنگ کی قبا انھیں بہت عزیز تھی چونکہ ان کا رنگ گورا تھا اس وجہ سے دیبا نامی کپڑے کی بنی ہوئی وہ قبا ان کے جسم پر بہت اچھی لگتی تھی۔ حضرت امیر کا ارشاد گرامی ہے۔

خوبصورت چہرہ دو بڑی سعادتوں میں سے ایک ہے اور خوش نمائی خداوند عالم کی عطا کردہ جملہ عنایتوں میں سے ایک ہے۔

دوسری جگہ پیغمبر گرامی کا ارشاد ہے۔

اس خداوند عالم کا شکر جس نے ہماری آفرینش کو مکمل، چہرے کو زیبا خلق کیا اور بدہمیں صورتی سے دور رکھا۔

☆☆☆☆